خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ فروری ۱۹۹۵ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۲۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۲۸ | بدھ - | ۱۴۱۵ھ ، یکم - تبلیغ ۱۳۷۴ھش ، یکم - فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل اطاعت کی روح ہونی چاہئے

اطاعت اس طرح ہونی چاہئے کہ اگر ایک حکم کسی کو دیا جاوے تو خواہ اس کو مقابلہ پر دشمن کیسا ہی لالچ اور طمع کیوں نہ دیوے یا کیسی ہی عجز۔ انکساری اور خوشامد در آمد کیوں نہ کرے مگر اس حکم پر ان باتوں میں سے کسی کو بھی ترجیح نہ دینی چاہئے اور کبھی اس کی طرف التفات نہ کرنی چاہئے۔ سیرت اور خصلت اس قسم کی ہونی چاہئے کہ جس سے دوسرے آدمی پر اثر پڑے اور سمجھے کہ ان لوگوں میں واقعی طور پر اطاعت کی روح ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

چونکہ نجات کوئی مصنوعی اور بناوٹی بات نہیں کہ صرف زبان سے کہہ دینا اس کے لئے کافی ہو کہ نجات ہو گئی اس لئے (دین حق) نے نجات کا یہ معیار رکھا ہے کہ اس کے آثار اور علامات اسی دنیا میں شروع ہو جائیں اور بہشتی زندگی حاصل ہو۔ لیکن یہ صرف (دین حق) ہی کو حاصل ہے باقی دوسرے مذاہب نے جو کچھ نجات کے متعلق بیان کیا ہے وہ یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مبطل ہے بلکہ فطرت انسانی کے خلاف اور عقلی طور پر بھی ایک بیہودہ امر ثابت ہوتا ہے وہ نجات ایسی ہے کہ جس کا کوئی اثر اور نمود اس دنیا میں ظاہر نہیں ہوتا۔ اس کی مثال اس پھوڑے کی سی ہے جو باہر سے چمکتا ہے اور اس کے اندر پیپ ہے۔ نجات یافتہ انسان کی حالت ایسی ہونی چاہئے کہ اس کی تبدیلی نمایاں طور پر نظر آوے اور دوسرے تسلیم کرلیں کہ واقعی اس نے نجات پالی ہے اور خدا نے اس کو قبول کر لیا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۸۹)

غیبت سے نفرتوں کے بیج بوئے جاتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جہاں تک معاشرے کی اقدار کی حفاظت کا تعلق ہے۔ یہ بہت اہم مضمون ہے اس کو اگر آپ نے نہ سمجھا اور اس کا حق ادا نہ کیا تو بارہا آپ نفرتوں کا بیج بونے کے ذمہ دار ہوں گے۔ بارہا اپنے معصوم بھائیوں کے ساتھ منافقانہ تعلق رکھ رکھ کر آپ ایک منافق انسان بن جائیں گے۔ اور منافقت جب ایک جگہ پیدا ہو جائے تو دوسری جگہ بھی اس کے پیدا ہونے کے احتمال پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو شخص عادتاً منافق ہو جائے۔ عادتاً منافق بنانے کے لئے غیبت اس کی سب سے بڑی مددگار ہو جاتی ہے۔ عادتاً منافق ہو جائے یعنی کسی کے متعلق باتیں کرنا، پیٹھ پیچھے اور اس کے سامنے ایسا تاثر پیدا کرنا کہ گویا وہ جو باتیں کہہ رہا تھا اس کے برعکس اس کے متعلق اندازے رکھتا ہے نظریات اور تعلقات اس سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ منافقت ہے۔

اور منافقت اگر انسانوں میں پیدا ہوتی ہے تو رفتہ رفتہ دین میں بھی داخل ہوتی ہے۔ منافقت نظام جماعت میں بھی پھر پیدا ہوتی ہے۔ اور اپنے صدر اپنے قائد اپنے زعیم اپنے امیر اپنے دوسرے عہدیداروں سے بھی پھر یہ منافقانہ سلوک شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ غیبت جو فردی ہوتی تھی وہ نظام کی بن جاتی ہے۔ اور نظام کی غیبت اس سے بھی بڑا گناہ ہے کیونکہ اس میں خدا کے کام کرنے والوں کے خلاف ایسا ظن پھیلتا ہے جس کے نتیجے میں لوگ ان سے نسبتاً کم تعاون کرنے لگتے ہیں اور ان کی طبیعتیں اچاٹ ہو جاتی ہیں بعض دفعہ جب غیبت ان کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں اچھا یہ دین ہے تو پھر ہم الگ ہو جاتے ہیں۔ اپنا سب کچھ گنوا بیٹھتے ہیں۔ اور اس کے ذمہ دار وہ ظالم ہیں جو پہلے افراد کی غیبت پر جرات کرتے ہیں بے باکی دکھاتے ہیں پھر طبعی طور پر ان کے اندر منافقت پیدا ہوتی ہے اور وہ منافقانہ رنگ میں نظام جماعت پر بھی حملے کرتے ہیں اور نظام جماعت چلانے والے ذمہ دار افسران پر بھی حملے کرتے ہیں۔ اور ہر جگہ آپ یہ قدم قدم پر دیکھیں گے کہ نفرت پہلے ہے اور غیبت بعد میں ہے۔ محبت اور غیبت اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ (از خطبہ ۹۴-۱۱-۱۸)

تحریک جدید کے مجاہدین کیلئے دعائیہ فہرست

○ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ تحریک جدید کے مجاہدین کیلئے رمضان کی دعائیہ فہرست کی تیاری ابھی سے شروع کردی جائے۔ مرکز میں ایسی فہرست پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۵۔ فروری ۱۹۹۵ء بروز ہفتہ مقرر کی جاتی ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تقریب شادی

○ مکرم ڈاکٹر علیم الدین صاحب ابن مکرم چوہدری رشید الدین صاحب (فضل عمر ہسپتال ربوہ) کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ ساجدہ صاحبہ بنت محترم چوہدری نعمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت حیدر آباد سندھ مورخہ ۱۲۔ جنوری ۹۵ء کو عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ محترم چوہدری نعمت اللہ صاحب کے مکان واقع دارالصدر شمالی ربوہ میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مورخہ ۱۳۔ جنوری بروز جمعۃ المبارک احاطہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا جس میں کثیر احباب کے علاوہ افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ نے شرکت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم محمود احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴۔ جنوری ۹۵ء کو اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نام اسامہ اشرف عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب سابق ناظر امور عامہ کا پوتا اور مکرم حمید حسن منور صاحب لاہور کا نواسہ ہے۔

نومولود کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو اور چاہئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

یکم - تبلیغ ۱۳۷۴ھش یکم - فروری ۱۹۹۵ء

دعا ـــــ مضطر کی تسکین کا باعث

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"خوب یاد رکھو کہ مضطر کی تسکین کا باعث اور کمزور طبائع کی ڈھارس بھی دعا ہے۔ جب انسان کسی غرض کی تکمیل کے لئے ظاہری سامان مہیا کرتا ہے تو اسے یہ علم ہرگز نہیں ہوتا کہ اس سے ضرور وہ غرض حاصل ہو جاوے گی۔ کیونکہ سامان کے بہم پہنچ جانے کے بعد اور مخفی اور مخفی در مخفی ایسے اسباب اور واقعات کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس پر اس کا علم ہرگز محیط نہیں ہوتا۔ تو اس وقت صرف دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہے جس سے وہ اپنی غرض مطلوبہ کے حاصل کرنے کے لئے امداد طلب کر سکتا ہے۔ وہ مخفی در مخفی اسباب میسر ہو جاتے ہیں۔ جن سے اس غرض کی تکمیل ہوتی ہے۔

بعض کمزور طبائع جو کہ دعا کی اس خوبی سے ناواقف ہیں ان کو چاہئے اور لازم ہے کہ اسے ایک مجرب نسخہ مان کر استعمال کریں۔ کیونکہ یہ ہزار ہا راست بازوں کا تجربہ کیا ہوا ہے۔ طبابت میں بھی عمدہ اور اعلیٰ نسخہ وہی ہوتا ہے جو کہ بہت سے بیماروں پر مفید ثابت ہوا ہو اگرچہ ایک دو کو مضر بھی ہو۔ لیکن فائدہ کی کثرت اس کے عمدہ ہونے پر کافی دلیل ہوتی ہے۔ یہی حال دعا کا ہے۔"

ہر روز یہ بات ہمارے تجربہ میں آتی ہے اور ہر شخص کے تجربہ میں آتی ہے کہ ہم کسی کام کے کرنے کے لئے تمام ضروری سامان مہیا کرتے ہیں بڑی محنت کے ساتھ اس کام کو سرانجام دینا چاہتے ہیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ یا تو راستے میں ہی رہ جاتے ہیں یا کسی انجام تک پہنچتے ہیں تو وہ انجام مطلوبہ نہیں ہوتا۔ یعنی ہم سے کوئی نہ کوئی مخفی در مخفی کوئی ایسی غلطی ہو جاتی ہے کہ ہم میسر سامان کو صحیح طور پر استعمال نہیں کرتے اور جو کچھ ان سے حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ہمیں مل نہیں پاتا۔ بعض اوقات انسان دعا کرتا ہے اور اسے اس دعا کی قبولیت اس طرح نہیں ملتی جس طرح اس کی خواہش ہوتی ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ اگر ایسا واقعہ ہو تو مزید دعا کی جائے۔

جس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے یہ مثال دی ہے کہ بعض اوقات دعا کو انجام تک پہنچانے میں تھوڑا سا فرق رہ جاتا ہے۔ وہ اسی طرح ہے جیسے پانی کے لئے کنواں کھودا جائے اور صرف ڈیڑھ دو فٹ باقی ہو اور کھودنا چھوڑ دیا جائے۔ اور کہا جائے کہ پانی نہیں نکلتا۔ پانی تو جب نکلے گا جب ہم اس حد تک کھودیں گے جہاں پانی موجود ہے۔ دعا کا بھی حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ یہی حال ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں اور بعض اوقات اس کی قبولیت کے آثار پیدا ہونے سے تھوڑی دیر پہلے دعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ قبول نہیں ہوئی۔ تو گویا کہ دعا قبول نہ ہوتی بھی نظر آئے تو اسے چھوڑنا نہیں چاہئے دعا جاری رکھی جائے۔ کسی نہ کسی وقت اس کی قبولیت سے ہم ضرور متمتع ہوں گے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے جو مثال دی ہے۔ اس سے بات نہایت آسانی سے سمجھ آجانی چاہئے۔ کون سی دوا ایسی ہے جو کسی ایک بیماری کے ہر بیمار کو مفید ثابت ہوتی ہو۔ بعض اوقات الٹ بھی پڑ جاتی ہے۔ انسان زیادہ بیمار ہو جاتا ہے۔ یا اسے کوئی اور مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی دوا کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ اس سے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے تو اس دوا پر یقین بڑھ جانا چاہئے۔ یہی اس دوا کی کامیابی ہے کہ اس نے بہت سے لوگوں کو فائدہ دیا ہے۔ دعا کا بھی یہی حال ہے۔

سب سے پہلے سب سے بڑھ کر لینے کو بیتاب
کچھ لوگوں کو بھول گئے ہیں کھانے کے آداب
سب کو سب کچھ مل جاتا ہے باری باری لے لیں
یہ کیوں سمجھا ہے دعوت پر کھانا ہے کمیاب

ابو الاقبال

○

کہاں کہاں رہگذر پہ روشن چراغِ ذوقِ نظر ہیں یارو
ہمیں بھی دو کچھ نشانِ منزل کہ ہم بھی اہلِ سفر ہیں یارو

ہمارے سینے کی دھڑکنوں سے جو لے سکو تو پیام لے لو
شبِ سیہ کے حسین تاروں میں مثلِ قلب و جگر ہیں یارو

ہماری ہستی نے ہر کسی کو بس اِک نیا طرزِ فکر بخشا
کسی کے دِل کے سکوں کا مرکز، کسی کا ہم دردِ سر ہیں یارو

اُنہیں کی قسمت چمک اٹھی ہے، وہی تو سدرہ نشیں بنے ہیں
جو اُن کے دَر پر پڑے ہوئے ہیں وہی تو اب سنگِ در ہیں یارو

جو راہ میں قافلے سے کٹ کر مثالِ خاشاک اڑ گئے ہیں
اُنہیں اور آسودگیٔ منزل وہ کس قدر بے خبر ہیں یارو

ہمیں زمانے کی گردشوں سے گزند کیسے پہنچ سکے گا
کہ ہم کسی عرش آشنا کی دُعائے شام و سحر ہیں یارو

بتا گئے ہیں جو ہم کو راہِ سلوک ہم اس پہ چل رہے ہیں
دکھا گئے جو محاذ ہم کو ہم اس پہ سینہ سپر ہیں یارو

جو نُور ہی نُور بن کے آئے، عمل کی راہوں کو جگمگانے
اُنہیں کے نقشِ قدم ہمارا سکونِ ذوقِ سفر ہیں یارو

کُریدنے سے گریز کیجے بھڑک اُٹھے گی وگرنہ دُنیا
ہم اِس زمانے کی راکھ میں اِک دَبا ہوا سا شرر ہیں یارو

کسی کے حسنِ نظر کی کرنیں سجا رہی ہیں جبیں ہماری
جبھی تو ہم ہیں شفق کی سُرخی، جبھی تو رنگِ سحر ہیں یارو

نسیم ہی کچھ حقیر سا ہے تمہاری اس انجمن میں ورنہ
یہاں تو سب لوگ با اثر ہیں، یہاں تو سب معتبر ہیں یارو

زادِ سفر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ منور شمیم خالد کنوینر اولڈ راوینز - ربوہ یونٹ

دنیا کے عظیم ترین اولڈ راوین
چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

۶ فروری ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش سے قبل، تین بچوں کی کم عمری میں وفات کا صدمہ ماں باپ سہہ چکے تھے۔ اور ایسی ہر آزمائش پر الٰہی تعلیم کے مطابق صبر و رضا کا مثالی نمونہ پیش کیا اور یہی ادا خدا تعالیٰ کو ایسی پسند آئی کہ نومولود کی زندگی اور اس کی خداداد صلاحیتوں میں ایسی برکت ڈالی کہ دین اور دنیا ہر دو لحاظ سے کامیابیوں اور کامرانیوں کے منفرد عالی اعزازات حاصل کئے۔ خوش نصیب والدین نے، دعاؤں سے چاہے گئے اپنے بیٹے ظفر اللہ خاں کو گھر کے دینی و روحانی ماحول میں پروان چڑھایا اور جب آپ چار سال چار ماہ اور چار دن کے ہوئے تو آپ کو سیالکوٹ بورڈ سکول میں داخل کرایا گیا جہاں سے آپ نے چودہ سال کی عمر میں میٹریکولیشن کا امتحان اول درجہ میں پاس کیا اور اپنے سکول میں اول آئے۔ کالج کی اعلیٰ تعلیم کے لئے والد ماجد نے آپ کو گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل کرایا اور چار سال بعد ۱۹۱۱ء میں آپ نے ہر مضمون میں اول پوزیشن لے کر یونیورسٹی امتحان میں نمایاں ترین کامیابی حاصل کی۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کالج کے زمانہ کی یادوں کے چراغ آپ اپنی حیران کن یادداشت سے کیسے روشن کرتے ہیں۔ اپنی سوانح عمری تحدیث نعمت میں عظیم ترین اولڈ راوین سر محمد ظفر اللہ خاں لکھتے ہیں۔

گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ

میٹریکولیشن میں کامیاب ہونے پر مجھے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل کرا دیا گیا۔ لاہور میں پہلے چند دن میں چوہدری شہاب الدین صاحب کے ہاں ان کے مکان واقع بازار جج محمد لطیف میں میں ٹھہرا۔ کالج میں داخل ہو جانے کے ایک دو دن بعد میں کالج کے ہوسٹل میں چلا گیا اور مجھے ڈارمیٹری نمبر ۵ میں جگہ مل گئی۔ مجھ سے جدائی والدہ صاحبہ پر بہت شاق تھی اور ان کے اصرار پر میں ہر دوسرے ہفتے اتوار کا دن ان کے ساتھ گزارنے کے لئے سیالکوٹ چلا جاتا تھا۔ انٹرمیڈیٹ کے دونوں سال گرمیوں میں مجھے آشوب چشم کی وجہ سے بہت تکلیف رہی۔ اسی دوران میں پانچ آزمائشی امتحانات ہوئے جن میں سے دو میں تو بیٹھ ہی نہ سکا باقی تین میں میں انگریزی اور عربی میں تو پاس ہوتا رہا (گو میرے نمبر پاس کے درجے سے تین چار ہی زائد ہوا کرتے تھے) لیکن ایک میں میں ریاضی میں فیل ہو گیا۔ دوسرے میں سائنس میں اور آخری امتحان میں ان دونوں مضامین میں فیل ہو گیا۔ یونیورسٹی کے امتحان کی تیاری کے لئے مجھے سردیوں کے تین چار مہینے میسر آ گئے۔ ان آخری مہینوں میں میں اوسطاً "دس بارہ گھنٹے روزانہ توجہ کے ساتھ مطالعہ کر لیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل اور رحم سے مجھے یونیورسٹی کے امتحان میں کامیابی عطا فرمائی میں دوسرے درجے میں اچھے نمبروں سے پاس ہو گیا۔

اس زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کی سخت مخالفت ہو رہی تھی۔ ڈارمیٹری میں میں اکیلا احمدی تھا۔ ہم کل آٹھ طالب علم اس کمرے میں تھے۔ دو تین ان میں سے کبھی شرارت پر اتر آتے تو مجھے دق کرتے۔ پہلے سال گرمی کی تعطیلوں میں جب میں گھر گیا تو میں نے والد صاحب کی خدمت میں گزارش کی کہ میری رہائش کا انتظام ہوسٹل سے باہر کر دیا جائے۔ وجہ معلوم ہونے پر انہوں نے فرمایا تم ابھی سے گھبرا گئے ہو زندگی میں تو تمہیں اس سے بہت بڑی مشکلوں کا سامنا ہو گا اگر ابھی سے برداشت کی عادت نہیں ڈالو گے تو آگے چل کر کیا کرو گے۔ میں خاموش ہو گیا۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا گورنمنٹ کالج میں داخلہ اور ان سے تعلق اخوت

مئی ۱۹۱۰ء میں صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سکول کی تعلیم ختم کر کے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہو گئے اس طرح خاکسار کو کالج کے آخری سال میں آپ کی رفاقت کی سعادت حاصل ہو گئی اور یہ تعلق ایسا محکم اور مضبوط ہوتا چلا گیا کہ کامل یگانگت کا رنگ پکڑ گیا۔ یہ تعلق نصف صدی سے زائد عرصہ تک آپ کے وصال تک قائم رہا۔ آپ کالج میں داخل ہونے سے پہلے ہی ایک باوقار، تقویٰ شعار راضی برضا شخصیت بن چکے تھے۔ کالج کی زندگی کے ہر شعبے میں آپ کو ایک امتیاز حاصل ہوا۔ طلباء اور اساتذہ سب آپ کو احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ خاکسار کے ساتھ آپ نے ہمیشہ مشفقانہ اور کریمانہ اخوت کا سلوک روا رکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ نہایت اعلیٰ خلق کے مالک تھے اور جس کسی کو بھی آپ کے ساتھ کسی رنگ میں سابقہ پڑا وہ ضرور آپ کی عنایات کا مورد ہوا۔

میں پروفیسر جونز کے ٹیوٹوریل گروپ میں تھا۔ ۱۹۰۹ء کے تعلیمی سال کے پہلے سہ ماہی امتحان میں میں عربی اور تاریخ میں بفضل اللہ اول رہا اور انگریزی میں بھی میں نے اچھے نمبر لئے۔ اس سہ ماہی کی رپورٹ کے نیچے میرے ٹیوٹر پروفیسر جونز نے لکھا کہ پڑھائی میں اچھا چلتا ہے لیکن کھیلوں اور ورزش میں کوئی حصہ نہیں لیتا۔ رپورٹ کے ملنے پر والد صاحب نے مجھے طلب فرمایا۔ رپورٹ مجھے پڑھنے کو دی اور دریافت فرمایا کہ تم کھیلوں میں کیوں حصہ نہیں لیتے؟ میں نے کمال ادب سے لیکن ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ یہ سوال مجھ سے نہیں ہونا چاہئے۔ فرمایا کس سے ہوتا ہونا چاہئے؟ میں نے عرض کیا ان سے ہونا چاہئے جن کے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق مدرسے کے ابتدائی درجوں میں ہی ملازم صبح ہوتے ہی مجھے ٹیوٹر کے پاس چھوڑ آتا، وہیں سے میں مدرسے سے چلے جاتا۔ میرا کھانا مدرسے بھیج دیا جاتا، مدرسے سے میں پھر ٹیوٹر کے پاس چلا جاتا، وہیں میرے لئے گھر سے دودھ آ جاتا، شام کو میں کھانے کے لئے گھر آتا، کھانا ختم ہوتے ہی ملازم مجھے ٹیوٹر کے پاس چھوڑ آتا اور رات کو مجھے واپس گھر لے آتا۔ کھیل کود کے زمانہ میں میرا یہ معمول رہا بعد میں میری آنکھیں دکھنا شروع ہو گئیں۔ یہ پہلا سال ہے کہ مجھے آشوب چشم کی تکلیف نہیں ہوئی، میں کھیلوں میں حصہ لینا کب سیکھتا؟ والد صاحب میری جرات پر حیران تو ضرور ہوئے ہوں گے لیکن چونکہ خود وکیل تھے میری دلیل شاید انہیں معقول معلوم ہوئی، خاموشی سے سن لی اور جب میں نے بات ختم کی تو فرمایا اچھا جاؤ۔ میں نے خیال کیا کہ میں نے اپنا پہلا کیس جیت لیا ہے۔

جب میں انگلستان جانے کو تھا تو مسٹر جونز نے مجھے ہدایات لکھ بھیجیں جن کے آخر میں یہ فقرہ تھا۔

In short avoid wine and women and work hard and you will never regret haviing gone to England

کالج میں میرے استاد

پروفیسر وادن میری بہت حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ بی اے کے امتحان کے بعد میں نے ان سے مشورہ کیا کہ اگر پاس ہو جاؤں تو ایم۔اے میں داخل ہونے کی صورت میں کونسا مضمون انتخاب کروں۔ انگریزی کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ تمہاری ضروریات کے لئے جتنی درکار ہو گی اتنی تم نے سیکھ لی ہے البتہ اگر انگریزی پڑھانے کا ارادہ ہو تو انگریزی میں ایم۔اے کر لو ورنہ اقتصادیات کا مضمون زیادہ مفید رہے گا۔ میں نے دریافت کیا کہ ایک سال میں اقتصادیات میں اول درجہ حاصل کر سکوں گا؟ انہوں نے کہا کہ ایک سال میں سات ہی مہینے پڑھائی کے ہوں گے اتنے تھوڑے عرصہ میں پاس ہونا تو ممکن ہے لیکن اول درجہ میں پاس ہونے کی امید میں ظفر اللہ خاں کو بھی نہیں دلا سکتا البتہ دو سال کے بعد اول درجہ حاصل ہونے کی امید دلا سکتا ہوں۔ عربی کے متعلق کہا کہ اگر تم آنرز میں اول آ جاؤ اور عربی میں ایم۔اے کر لو تو کالج میں عربی کے پروفیسر ہو سکتے ہو (اس وقت تک عربی، فارسی، سنسکرت پڑھانے کے لئے اساتذہ اورینٹل کالج سے مستعار لئے جاتے تھے لیکن آئندہ ان مضامین کے لئے باقاعدہ پروفیسر مقرر کرنے کا فیصلہ ہو چکا تھا) جب میرے انگلستان جانے کا فیصلہ ہو گیا تو پروفیسر وادن نے مجھے کیمرج کے دو پروفیسروں کے نام تعارفی خط دیئے جن میں میرے متعلق بہت تعریفی الفاظ استعمال کئے۔ بعد میں وادن صاحب خالصہ کالج امرتسر کے پرنسپل ہو گئے تھے۔ ہندوستان میں سروس ختم کرنے کے بعد انہوں نے لندن میں ایک سکول کھولا۔ میں جب لندن جاتا انہیں ضرور ملتا۔ ۱۹۳۴ء میں جب میرا تقرر وائسرائے کی کونسل کے رکن کے طور پر ہوا تو میں لندن ہی میں تھا۔ اعلان کے چند روز بعد میں ان کے مکان کے قریب سے گزر رہا تھا میں نے پیچھے سے بلند آواز میں شاباش شاباش کے الفاظ سنے۔ مڑ کر دیکھا تو مسٹر وادن جلد جلد آ رہے تھے۔ میں رک گیا اور کہا آپ کی چٹھی مبارکباد کی ملی تھی میں نے شکریہ کا خط بھیجا تھا۔ کہا شکریہ کا خط مجھے مل گیا تھا لیکن اس موقع پر میں اپنی خوشی کے اظہار کو روک نہ سکا۔ آخر تمہاری کامیابی میں میرا بھی تو کچھ حصہ ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے"۔

(تحدیث نعمت صفحہ نمبر ۷ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۵ - ۱۶)

بلاشبہ، شمال مغربی ہندوستان / پاکستان کی اس عظیم مادر علمی گورنمنٹ کالج لاہور نے ایسے بے شمار جوہر قابل تراشے کہ جنہوں نے اپنے ملک و قوم کی ہی نہیں بلکہ پوری بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق پائی۔ ایسے تمام اولڈ راوینز میں سے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے قومی اور بین الاقوامی سطح پر جو خدمات سرانجام دینے کی خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق پائی وہ پوری تاریخ میں منفرد ہیں۔ آج دنیا اس عظیم ترین اولڈ راوین کو پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ (۱۹۴۷ - ۱۹۵۴) کی حیثیت ہی سے نہیں بلکہ آپ کو یونائیٹڈ نیشنز کی جنرل اسمبلی کے صدر (۱۹۶۳) اور انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس ہیگ، کے نائب صدر اور پھر صدر (۱۹۷۰ - ۱۹۷۳) کے منفرد اعزازات کے حوالہ سے بھی پہچانتی ہے۔ یہ دو عالمی اداروں کے سربراہ بننے کے ایسے اعزاز ہیں جو آج تک کسی ایک شخصیت کو حاصل نہیں ہوئے۔ یقیناً یہ اعزاز دنیا کے کسی بھی ملک اور کسی بھی قوم کے لئے قابل فخر اعزاز ہیں اور ہمیں ان پر بجا طور پر فخر کرنے کا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفیہ بیگم

میرے بچپن کے دن

جب بھی ہمارے گھر میں سے کسی لڑکے یا لڑکی کا میٹرک کا امتحان ہوتا۔ صبح جلدی آ جاتے اور بچے کو لے کر گھر سے نکلتے وقت دعا کروا کر نکلتے۔ اس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول لڑکے لڑکیوں کا سنٹر ہوتا تھا۔ وہاں سب امتحان میں شامل ہونے والے لڑکے اباجی کے گرد جمع ہو جاتے۔ اباجی وہاں دعا کرواتے اور لڑکے امتحان کے متعلق کچھ نہ کچھ پوچھنا شروع کر دیتے۔ اباجی سب کو باری باری سمجھاتے جاتے۔ حتیٰ کہ کمرے کے دروازے تک ان کو سمجھاتے ہی جاتے اکثر بچوں کو میں نے کہتے سنا تھا۔ اللہ! مولوی صاحب کے گھر میں سے ہر سال کوئی میٹرک کا امتحان دینے والا ہو تاکہ وہ سنٹر آیا کریں۔ کم از کم ہمارے لئے دعا ہی ہو جایا کرے۔

انگلش گرامر کے بہت ماہر تھے۔ جب ہم دونوں بہنوں رقیہ' صفیہ نے باری باری میٹرک کا امتحان دیا۔ تو گرامر پڑھنے کے لئے کوئی بھی لڑکی ہمارے گھر آ جاتی۔ اباجی ہمارے ساتھ اس کو بھی پڑھاتے۔ اس دن دفتر سے تھوڑا وقت نکال لیتے اور ہمیں پڑھانے کے لئے گھر آجاتے۔

آپ چلتے پھرتے' لیٹے بیٹھے ہر وقت دعائیں پڑھتے رہتے۔ (-) کا بہت ورد کرتے۔ ایک دفعہ رمضان شریف کا مہینہ تھا۔ دیکھا کہ صحن میں کھڑے ہیں۔ آسمان کی طرف دیکھ کر پڑھ رہے ہیں۔ (اے ہمارے رب تو نے یہ بغیر کسی مقصد کے پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا)

آپ کی دعائیں بہت قبول ہوتیں۔

میری بڑی بہن رقیہ بیگم نے جب میٹرک کا امتحان دیا تو اسے ٹائیفائڈ بخار ہو گیا۔ چار ماہ مسلسل رہا۔ اس وقت ٹائیفائڈ کا کوئی علاج نہیں تھا۔ صرف پرہیز اور میٹھے کا رس دیتے۔ بخار کی تیزی سے ماتھے پر پٹی رکھتے تھے۔ محترم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب (اللہ کی رحمت ہو) کے زیر علاج تھیں۔ گرمی کے موسم کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ لیکن اباجی کی دعائیں تیز سے تیز ہوتی گئیں۔ راستے میں جاتے کوئی بھی ملتا اسے فرماتے میری نواسی کے لئے دعا کریں۔ کسی نے مذاق میں یہ بات بھی کہہ دی کہ مولوی صاحب کے پاس سے اگر بھینس گزر جائے تو اسے بھی دعا کے لئے کہتے ہیں۔ یہ دعا ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ رقیہ بیگم بخار سے بالکل ٹھیک ہو گئی۔ حالانکہ جن لوگوں کو بخار ہوا تھا کسی نہ کسی عضو پر کوئی اثر چھوڑ گیا تھا۔

میرا بھائی عبدالحلیم اباجی کو بہت عزیز تھا۔ وہ بچپن میں بہت بیمار رہا۔ وہ مجھ سے اڑھائی سال چھوٹا تھا۔ اباجی رات نماز پڑھ کر آتے اور اس کے پاس بیٹھ کر مخصوص دعائیہ الفاظ بار بار پڑھتے اور اس پر پھونک مار دیتے۔ اس کو اتنی عادت ہو گئی کہ جب تک اباجی آکر دعا نہ کرتے اسے نیند نہ آتی۔ اباجی سے سن کر یہ دعائیں ہمیں یاد ہو گئی تھیں۔ چھ سات سال کی تھی جب اباجی کو بعض دعائیں بالکل صحیح سنا دیں۔ بے انتہا خوش ہوئے اور فرمایا اب میری بجائے تم اپنے بھائی کے پاس بیٹھ کر یہ دعائیں پڑھا کرو۔ اور اسے پھونک مار دیا کرو۔ چنانچہ میں نے دعا شروع کر دی اور وہ دعا بیماری یا تکلیف میں جس بچے پر پڑھ کر پھونکی خدا نے اسے شفا بخشی۔ کم از کم وقتی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی۔ وہ دعا یہ ہے۔ (-)

ایک دفعہ ۱۹۴۶ء میں اباجی اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب (اللہ کی ہزاروں رحمتیں ان دونوں پر ہوں) بیمار ہوئے دونوں کو پیشاب کی تکلیف تھی۔ جس میں کیتھیڈر استعمال کرنا تھا۔ ہسپتال میں صرف ایک کیتھیڈر تھا جو اس وقت اباجی کے پاس تھا۔ آپ گھر میں تھے ظہر کی نماز پڑھنے لگے تو مجھے فرمایا۔ بچیا کوئی آدمی کیتھیڈر لینے آئے گا دروازہ کھٹکھٹائے تو اسے کیتھیڈر دے دینا۔ میں خاصی دیر کمرے میں بیٹھی رہی۔ تھوڑی دیر کے لئے اٹھ کر برآمدے میں آئی اور اپنی ممانی سے بات کرنے لگی۔ دروازہ کھٹکا اور مجھے سنائی نہیں دیا۔ اباجی نے نماز جلدی ختم کر کے اسے کیتھیڈر دے دیا۔ باہر نکلے تو چہرے پر ناراضگی کا اظہار تھا۔ فرمایا تم نے دھیان نہیں دیا۔ مفتی صاحب کے پاس کیتھیڈر دیر سے گیا ہو گا تو انہیں تکلیف ہوئی ہو گی (حالانکہ صف ۵'۶ منٹ ہوئے تھے) میں تو پہلے ہی شرم سے گڑ رہی تھی۔ اباجی عصر کی نماز محلے کی مسجد دارالفتوح میں باجماعت ادا کرنے کے لئے نکلے۔ آہستہ آہستہ جا رہے ہوں گے۔ اتفاق ایسا ہوا جب بیت الصلوٰۃ پہنچے۔ جماعت ہو چکی تھی۔ اباجی گھر واپس آئے۔ جہاں میں کھڑی تھی میرے پاس آئے اور فرمایا بچیا میں تمہیں ناراض ہوا تھا۔ اللہ نے مجھے سزا دی۔ میں باجماعت نماز نہیں پڑھ سکا۔ اور سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دینی شروع کر دیں۔ اللہ! اللہ کیا انسان تھا۔ یا انسان کے روپ میں فرشتہ تھا۔ میرے پاس الفاظ نہیں جو یہاں لکھ سکوں۔

اباجی کو پہلے پہل ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر بنایا گیا۔ قادیان کے اردگرد کے سکھ اور ہندو لڑکے تعلیم الاسلام سکول میں پڑھنے آیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر عبدالرحمان کا مٹی نے سنایا (آپ بھی پہلے سکھ تھے) کہ ہم دو لڑکے سکول سے پڑھ کر جا رہے تھے۔ ہمارے پاؤں کے جوتے بہت بھاری اور مضبوط چمڑے کے بنے ہوئے تھے۔ نیچے کوئی پندرہ بیس کے قریب کیل لگے ہوئے تھے تاکہ جوتے دیر تک چلیں۔ ہم دونوں لڑکے چلتے چلتے کسی بات پر لڑ پڑے۔ ایک نے جوتا اٹھا کر زور سے مارا۔ دوسرے نے سر نیچے کر لیا اور جوتا سیدھا اباجی کی کمر میں لگا۔ چونکہ وہ ہمارے ہیڈ ماسٹر تھے اس لئے ہم گھبرا گئے۔ مگر ہم نے دیکھا جوتا کمر میں زور سے لگنے کے باوجود انہوں نے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا جس کا میرے دل پر بہت اثر ہوا۔ بعد میں ڈاکٹر صاحب نے احمدیت قبول کی وہ بہت نیک پارسا اور مخلوق خدا کی خدمت کرنے والے انسان تھے۔

میں نے بچپن کی یادیں لکھنی شروع کی تھیں۔ مگر ایک بات بہت یاد آتی ہے ۲ ۱۹۴ء جولائی میری اماں جی انتقال فرما گئیں۔ جب اماں جی نے وفات پائی تو میں نے اباجی سے کہا کہ میں نے بہت دعائیں کیں کہ خدا میرے اماں جی کو شفا دے۔ صحت دے۔ آرام دے۔ پھر صدقہ خیرات بھی بہت کیا۔ پھر نہ صدقہ خیرات قبول ہوا۔ نہ دعا ہی قبول ہوئی اور اماں جی فوت ہو گئیں۔ فرمایا بچیا تمہاری ساری دعائیں قبول ہو گئیں۔ صدقہ خیرات بھی قبول ہو گیا۔ تمہاری اماں کتنی کمزور ہو گئی تھیں۔ تکلیف میں تھی۔ خدا تعالیٰ نے ان کی ساری بیماریاں اور تکلیفیں دور کر دیں۔ ان کو شفا ہو گئی۔ یہی ان کے لئے بہتر تھا۔ ان کو سکون مل گیا۔ ان کے درجات کی بلندی کے دعا کرو۔ (پاک ہے تو اے اللہ)

۱۹۴۳ء میں شادی کے بعد کبھی گھر آتی تو کچھ دن ٹھہرتی۔ رات کو کسی وقت اباجی میرے سرہانے پھل رکھ جاتے۔ اس میں ایک طرف بیٹی کی محبت اور خاطر دوسری طرف یہ احساس کہ اماں جی کی وفات کے بعد کمی نہ محسوس کروں وہ ہماری آرزدہ خاطری کا اتنا لحاظ کرتے اور خود اندر سے بہت دکھی اور اکیلے ہو گئے۔

ہم میں سے کسی کو پریشان یا تکلیف میں دیکھتے تو نصیحت فرماتے۔ بچیا صبر کرو۔ بچیا دعا کرو۔ بچیا صبر کرو تو اتنا کہتے۔ اتنا کہتے۔ کہ ایسا محسوس ہونے لگتا کہ گویا یہ خون میں رچ بس گیا ہے۔

ایک دفعہ گھر میں مجھے کسی کی بات اچھی نہ لگی اور میں نے اس سے بولنا بند کر دیا۔ بلکہ سلام بھی نہ کیا۔ بات اباجی کو فوراً پہنچ گئی۔ مجھے بلایا فرمانے لگے۔ بچیا کیا شیر علی نے تمہیں یہی تعلیم دی تھی۔ کیا سکھایا تھا میں نے۔ جاؤ شیر علی کی خاطر بات کرنے میں پہل کرو۔ میں ندامت سے روئے جاتی تھی۔ بات بھی نہیں کر سکتی تھی۔ اٹھ کر میرے سر پر ہاتھ رکھا۔ پیار بھرا ہاتھ۔ اور فرمایا۔ بچیا صبر کرتے ہیں۔ اس وقت میں دسویں میں پڑھتی تھی۔ صبر کرنے کی نصیحت اتنی مرتبہ کرتے کہ اب بھی کانوں میں وہ الفاظ زندہ ہیں۔

ہم نے جب سے ہوش سنبھالا آپ کو قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی زبان میں کرتے دیکھا۔ ساری عمر ٹرانسلیشن کرتے رہے۔ اس کے لئے ۱۹۳۵ء میں لندن تین سال کے لئے گئے۔ جس دن لندن جانا تھا ہمارا بہت بڑا صحن قادیان کی بہت سی عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک اباجی سے دعا کی درخواست کرنے آئی تھی۔ جب مردانے سے اباجی اندر آئے عورتیں دعاؤں کی درخواست کرنے لگیں۔ اباجی دعائیں دینے لگے۔ دعا' دعا' دعا کا ذکر تھا۔ ہر ایک دل مائل بہ دعا تھا۔ اباجی نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنے سفر پر روانہ ہوئے۔ آخری دنوں میں ہم سب سے یہی فرمایا کرتے تھے۔ بچیا دعا کرو جو کام قرآن پاک کے ترجمہ کا میں نے شروع کیا ہے خدا مجھے اس کو پورا کرنے کی توفیق دی۔ اور آج دنیا بھر میں ان کا کیا ہوا ترجمہ بڑی کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔

قادیان کی محبوب بستی سے بچھڑنے کا بہت دکھ تھا۔ اگست ۱۹۴۷ء کے اوائل میں لاہور آئے ہیں۔ سب خاندان کو اپنے سامنے بے گھر دیکھتے۔ بڑی بڑی ضرورتوں کا تو ذکر ہی نہیں۔ بچوں کے لئے دودھ بھی نہیں ملتا تھا۔ دکھی تو بہت تھے مگر اظہار نہیں کرتے تھے۔ نومبر ۱۹۴۷ء میں سب کو اپنے مولیٰ حقیقی کے حوالے کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ خدا تعالیٰ بلند سے بلند درجات عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

آخری بیماری میں خدمت کا موقعہ میری بہن رقیہ اور میری والدہ کے حصہ میں آیا۔ میری والدہ اور بہن نے بہت خدمت کی۔ یہ ان کی خوش نصیبی تھی۔ پھر ایک اور ہستی ایسی تھی جو ہمارے گھر صرف دو سال رہ سکی اور وہ میری منجھلی ممانی محمودہ تھیں۔ اس دو سال میں انہوں نے اباجی کی بہت خدمت کی۔ آدھی رات کو اباجی گھر آتے۔ سوئی ہوئی خود بخود اٹھ جاتیں کہ اب اباجی سوئیں گے۔ دودھ پیالے میں ڈال کر دیتیں۔ راتوں کو بھی ان کے لئے جاگیں۔ دن میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔ کیونکہ رقیہ ان دنوں بی۔ اے کے امتحان کی تیاریوں میں مصروف تھیں۔ اور وہ رقیہ کا ہاتھ بٹاتی تھی۔ ان کی وفات پر اباجی بہت دکھی تھے۔ آپ نے جنازے کو اٹھانے سے پہلے سر پر پیار کیا اور فرمایا محمودہ تم سب کی

باقی صفحہ ٦ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض بینائی سے محروم لوگ بھی خوب تیز تیز چلتے ہیں اور اپنے سارے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہوتے ہیں۔ بعض صنعتیں سیکھ لیتے ہیں اور خوب خوب روپیہ کماتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بینا لوگوں میں سے اگر کسی کو یہ علم ہو جائے کہ اس کی آنکھوں کی روشنی کم ہوتے ہوتے اسے نابینا بنا دے گی تو وہ انتہائی طور پر پریشان ہو جائے گا کہ کسی چیز کو دیکھ نہیں سکے گا۔ کوئی کام خود کر نہیں سکے گا۔ دوسروں کی امداد کا محتاج ہو جائے گا۔ یہ سب خیالات اسے آتے ہیں۔ اسے کبھی یہ خیال نہیں آ سکتا کہ دوسرے بعض لوگ بھی بینائی سے محروم ہیں۔ بینائی سے محروم ہونا اس کے لئے انتہائی تکلیف دہ احساس ہے۔

لیکن کہتے ہیں کہ ۶۵ سال کی عمر کے بعد آنکھوں کی روشنی کم ہونی شروع ہو جاتی ہے اور اب یورپ کے ڈاکٹروں نے تجربات سے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر انسان گوشت کی بجائے زیادہ سبزیاں کھائے تو اس میں کیروٹی لائن (-) خاصی مقدار میں زیادہ موجود ہو گی۔ اور اس کی وجہ سے اس کی بینائی پر اثر نہیں پڑے گا۔ ۳۵۰۔ افراد پر تجربہ کر کے دیکھا گیا کہ جو سبزیاں کھاتے تھے یا سبزیوں کو ترجیح دیتے تھے۔ ان میں کیروٹی لائن زیادہ مقدار میں موجود ہونے کی وجہ سے ۶۵ سال کی عمر کے بعد بھی ان کی بصارت ٹھیک ٹھاک رہی۔ اور ان میں سے جو لوگ زیادہ تر گوشت کھانے کے عادی تھے۔ ان میں کیروٹی لائن کی مقدار بہت کم رہی اور وہ ۶۵ برس کی عمر کے بعد آنکھوں کی روشنی میں کمی محسوس کرنے لگے۔ یہ تو ایک تجربہ ہے۔ اس قسم کے کئی تجربات کئی ڈاکٹروں نے کئے ہیں اور وہ سب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ سبزیاں کھانے سے انسان کے جسم میں کیروٹی لائن کی مقدار زیادہ ہو جانے کی وجہ سے بصارت پر برا اثر نہیں پڑتا۔ چنانچہ اب سائنس دان اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ ہم سب کو اپنی غذا کا اہم جزو سبزیوں کو بنا لینا چاہئے۔ ان کا کہنا ہے کہ سبزیاں کھانا نہ صرف بوڑھوں کے لئے مفید ہے بلکہ بچوں کے لئے بھی یکساں مفید ہے اور حقیقت یہ ہے کہ کھانے کی عادتیں تو بچپن ہی سے اپنانا مفید رہتا ہے۔ اگر ہم اپنے بچوں کو سبزیاں کھانے کی عادت ڈال دیں تو یقیناً وہ سبزیوں کو پسند بھی کریں گے سبزیاں کھائیں گے بھی زیادہ اور ان کی بصارت ۶۵ سال کے بعد بھی متاثر نہیں ہو گی اور ان کے لئے ہمارا ایک ایسا تحفہ ہو گا جسے وہ کبھی بھلا نہیں سکیں گے۔

والدین اس سلسلے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ خود بھی سبزیاں کھائیں اور اپنے بچوں کو بھی سبزیوں کی طرف مائل کریں تاکہ ان کی غذا میں سبزیاں ترجیحی طور پر شامل رہیں۔ بصارت انسان کے لئے بہت اہم ہے۔ جتنی بے بسی بے بصارتی سے ہوتی ہے شائد اور کسی معذوری سے نہیں ہوتی۔ کسی کا ہاتھ کٹ جائے کسی کی ٹانگ کٹ جائے۔ کوئی اور معذوری ہو جائے تو وہ یقیناً اتنی تکلیف دہ نہیں ہوتی جتنی ایک اچھا بھلا دیکھتا ہوا شخص بینائی سے محروم ہو جائے۔ اور اسے دنیا جہان کی کوئی چیز نظر نہ آئے۔ اور ایک لمبے عرصے تک وہ دوسروں کا ہاتھ پکڑ کر چلنے پر مجبور ہو جائے۔ نہ چلنے پھرنے کا مزا نہ کھانے پینے کا۔ نہ اٹھنے بیٹھنے کا۔ اور اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں اس کے سامنے آئیں گی جن سے محرومی اس کے لئے تکلیف دہ ثابت ہو گی۔ پس اگر ہم اپنے بچوں کو شروع ہی سے سبزیوں کی طرف مائل کر دیں تو ہم انہیں خدا کے فضل سے ایسا تحفہ دے رہے ہوں گے جس کی انہیں ساری زندگی قدر دانی کرنے میں لطف آئے گا۔ خاص طور پر ۶۵ سال کی عمر کے بعد بھی جب ان کی آنکھوں کی روشنی بالکل ٹھیک رہے گی تو والدین کے اس احسان کو کبھی بھلا نہیں سکیں گے کہ انہوں نے سبزیوں کی طرف مائل کر کے ان کی زندگی کو روشن رکھا۔

یہ اس لحاظ سے نئی بات ہے کہ تجربات نے یہ ثابت کیا ہے کہ ۶۵ سال کی عمر کے بعد بھی بینائی بالکل ٹھیک رکھنے کے لئے یہ لازمی امر ہے کہ جوانی ہی سے انسان اپنی غذا میں سبزیوں کو شامل رکھے۔ سبزیوں کی اہمیت تو کئی پہلوؤں سے اجاگر کی جاتی رہی ہے۔ لیکن ۶۵ سال کے بعد بینائی کو قائم رکھنے کے لئے جو سبزیوں کی اہمیت سامنے آئی ہے۔ اسے ایک نئی بات سمجھ کر ہم نے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

ایک خط

کنور ادریس (کراچی) ڈان کے ۱۹۔ جنوری ۹۵ء کے خطوط کے کالم میں لکھتے ہیں:۔

سندھ کے کئی لوگوں کو ضیاء کے گیارہ سالہ دور کے پہلے سال میں جنرل اقبال کا مختصر عرصہ کے لئے بطور مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر / گورنر مقرر کیا جانا یاد ہو گا۔ لیکن بہت سے لوگوں کو یہ علم نہیں ہو گا کہ سندھ کا صوبہ اور سارا ملک کتنی بڑی تکلیف اور سیاسی بے چینی سے بچ جاتا اگر ان کو زیادہ عرصہ کے لئے اس عہدے پر قائم رہنے دیا جاتا۔

مارشل لاء کے چوتھے مہینے میں خوش مزاج جہاں زیب ارباب کی جگہ سنکی مزاج اور غیر مانوس نئے جنرل کی آمد سے خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی تھیں۔ لیکن جنرل اقبال کے ارد گرد والے گھبرائے ہوئے افسروں اور دیگر لوگوں کو جلد ہی معلوم ہو گیا کہ اس کے سخت گیر ظاہر کے باطن میں ایک گہرا انسانیت کی ہمدردی کا جذبہ چھپا ہوا ہے۔ اس کی طرف سے آنے والا پیغام یہ تھا کہ مارشل لاء لگانے کی وجوہات چاہے کچھ بھی ہوں، لیکن مارشل لاء افراد اور پارٹیوں میں سے کسی کی بھی طرف داری نہیں کرے گا۔ انتظامیہ کو اگرچہ اپنے کام میں سخت ہونا چاہئے لیکن ساتھ ہی ہمدردی خلق کے پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اور انتظامیہ کے کسی کام میں کسی قسم کا تعصب یا رنگ و نسل کا امتیاز کار فرما نہیں ہونا چاہئے۔ اور تمام فیصلے میرٹ کی بنیاد پر کئے جانے چاہئیں۔

انہوں نے یہ بھی واضح طور پر بتا دیا کہ مارشل لاء کی وجہ سے صوبہ کی خود اختیاری کو کسی طرح بھی ختم نہیں کیا جانا چاہئے۔ مارشل لاء کے لئے زون سی سول حکومت کے لئے صوبہ سندھ ہی رہا۔ ان کے ساتھ ہوم سیکرٹری کے طور پر کام کرتے ہوئے، اور بعض دفعہ یہ کام سولہ سولہ گھنٹے پر بھی محیط ہوتا تھا۔ میں نے جنرل اقبال کو اپنے ان اصولوں پر مکمل طور پر کاربند پایا۔ اور یہ اس وقت کی بات ہے جب پبلک کے جذبات اس لیڈر کے بارے میں بہت شدید تھے جسے اس مارشل لاء نے حکومت سے علیحدہ کیا تھا۔ اور اسی دوران مرکز کی مارشل لاء حکومت کے خیالات ان کے خلاف بڑھتے چلے گئے۔ مرکزی حکومت کے بے حد یک طرفہ طرز حکومت کے خلاف وہ بالکل غیر جانب دار رہے۔ اور اس کام کو کرنے کے لئے انہیں اپنی فراست اور کردار کو بروئے کار لانا پڑا۔ اور انہوں نے کسی رنگ میں بھی سندھ کی صوبائی حکومت کو اس جھگڑے کی وجہ سے کمزور نہ ہونے دیا۔

ان دنوں میں ایک نوجوان خاتون جس کا نام وکٹوریہ شوفیلڈ تھا اور جو انگلینڈ سے آئی تھی اس نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے درخواست کی کہ اسے ۷۰ کلفٹن سب جیل میں رہنے کی اجازت دی جائے۔ اس وقت آج کی وزیر اعظم اس سب کی جیل کی واحد قیدی تھیں۔ چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر کو جب معلوم ہوا کہ وکٹوریہ جو کہ اپنے اس دوست قیدی کی آکسفورڈ کے زمانہ کی دوست تھی۔ کو یہ اجازت دی گئی ہے تو اس نے فیصلہ کیا کہ اس کی وجہ سے کسی نہ کسی کو سزا ملنی چاہئے۔ لیکن جنرل اقبال کا جواب یہ تھا کہ اس کی انتظامیہ میں جو کچھ ہوا ہے اس کا ذمہ دار وہ خود ہے اور اس سلسلے میں اگر کسی کو سزا دینا مقصود ہے تو وہ سزا خود قبول کریں گے۔

اس کے کچھ دن بعد جنرل اقبال نے ہوم سیکرٹری سے کہا کہ بہتر ہو تاکہ اس کام کے لئے پہلے اس کی اجازت لے لی جاتی کیونکہ قیدی مارشل لاء قوانین کے ماتحت قید کیا گیا تھا۔ اور خاص طور پر جب کہ انٹیلی جنس ایجنسی نے یہ خیال ظاہر کر دیا تھا کہ وکٹوریا کسی جاسوسی کے مشن پر آئی ہوئی تھی۔ (اور یہ بات کچھ کچھ صحیح ثابت ہوئی جب وکٹوریہ نے بعد میں بھٹو کے مقدمہ کے بارے میں ایک سخت تنقیدی کتاب شائع کی)۔ یہ ان واقعات میں سے ایک ہے جس سے جنرل اقبال کی عالی ظرفی ظاہر کرنی مقصود ہے۔

جنرل اقبال کی زندگی جفا کشی اور سادگی کا بہترین نمونہ تھی اور یہ اس کی شروع کی زندگی کی عکاس تھی۔ اپنے ہیرو جنرل اختر ملک اور اپنے دوست جنرل شریف کی طرح وہ ان سپاہیوں میں سے تھا جو اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کب موقعہ ملے اور وہ اپنے سپاہیوں کو لے کر کارزار جنگ میں کود جائیں نہ کہ سیاست کے اکھاڑے میں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان جیسے لوگوں کے گرد اور سورج سے سخت ہونے والے چہرے صدیوں پرانے شاہ بلوط سے کاٹ کر بنائے گئے ہوں لیکن پھر بھی وہ اپنی محبت اور لوگوں سے تعلق کی خوشبو بکھیرتے معلوم ہوتے تھے۔

جنرل اقبال ایک ناخوش انسان کی طرح اپنی ریٹائرمنٹ میں گم ہو گئے۔ جانتے ہوئے کہ وہ نہ تو انتقام کی ابھرتی ہوئی لہر کو اور نہ ذاتی اور مذہبی مفادات کے لئے آئین کو مسخ کرنے کی کوششوں کو روک سکے۔ اور دوسرے لوگ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقصود الرحمان- قازقستان

مکتوب الماتا- قازقستان

آج کی نشست میں قازقستان کے بارے میں کچھ معلومات تحریر کر رہا ہوں امید ہے قارئین مستفید ہوں گے۔ قازقستان کے لفظی معنی ہیں سرحدی لوگوں کا علاقہ بے شک یہ ملک روس کے بیشتر جنوبی علاقہ کے ساتھ سرحد بناتا ہے۔ قازقستان کا رقبہ ٢٧١٧٣٠٠ مربع کلو میٹر ہے اور یہ دنیا کا نواں بڑا ملک ہے۔ وسط ایشیا کا سب سے بڑا ملک ہے اور سابقہ U.S.S.R میں دوسرا بڑا ملک ہے۔

آبادی:۔ ١٩٩٣ء کی مردم شماری کے مطابق قازقستان کی آبادی ١٧ ملین سے متجاوز ہے اس میں سے ٤٠ فیصد قازق لوگ ہیں جن کی بیشتر تعداد مسلمان ہے۔ ٣٧ فیصد روسی آباد ہیں اور اس کے علاوہ۔ کوریائی۔ جرمن۔ ہلاو۔ وغیرہ آباد ہیں نصف سے زیادہ آبادی شہروں میں رہائش پذیر ہے سو فیصد لوگ پڑھنا لکھنا جانتے ہیں۔

حدود اربعہ:۔ قازقستان کے شمال میں روس مشرق میں چین جنوب میں کرغیزستان ازبکستان اور ترکمانستان واقع ہیں شمال مغرب میں روس اور جنوب مغرب میں بحیرہ کیسپین واقع ہے۔ ترکمانستان کے ساتھ اس ملک کی سرحد مختصر ترین یعنی ٣٤٥ کلو میٹر اور روس کے ساتھ طویل ترین یعنی ٦٠٢٣ کلو میٹر ہے۔ اس کا ساحل ١٧٣٠ کلو میٹر طویل ہے۔

انتظامی تقسیم:۔ انتظامی لحاظ سے ملک کو ١٩ صوبوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں سے الماتا صوبہ آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے۔

دار الحکومت:۔ الماتا یہاں کا سب سے بڑا شہر اور ملک کا دار الحکومت ہے۔ الماتا کا مطلب ہے "سیب کا باغ"۔ یہ شہر جدید عمارات اور پرانے مکانات کا امتزاج پیش کرتا ہے۔ سڑکیں کشادہ اور صاف ہیں بیشتر طرز تعمیر جدید ہے۔ شہر کی آبادی ١ ملین سے تجاوز ہے اور یہ شہر ملک کے مشرقی حصہ میں واقع ہے۔

اکملو' ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے اور ملک کے وسط میں واقع ہے خیال ہے کہ مستقبل میں اس شہر کو دار الحکومت کا درجہ دے دیا جائے گا۔

موسم:۔ ملک کا موسم شدید ہے سردیوں میں بعض اوقات (٢٠-) درجہ فارن ہائٹ سے بھی نیچے چلا جاتا ہے۔ برف باری ہوتی ہے۔ ١٩٩٣ء کی سردیوں میں ٤ فٹ تک برف باری ہوئی تھی جو کہ الماتا کا ریکارڈ ہے۔ گرمی قابل برداشت ہوتی ہے۔ گرمیوں میں درجہ حرارت ٤٠ فارن ہائٹ تک ہوتا ہے۔ (زیادہ سے زیادہ)۔

زبان:۔ آزادی سے قبل صرف روسی زبان کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل تھا اب قازق زبان بھی سرکاری زبان تسلیم کر لی گئی ہے۔ دونوں زبانیں بائیں سے دائیں لکھی جاتی ہیں اور سیریلک حروف ابجد استعمال ہوتے ہیں۔ قازقستان پر روسی قبضہ سے "پہلے یہ زبان دائیں سے بائیں لکھی جاتی تھی اور عربی حروف ابجد استعمال ہوتے تھے۔ قازق زبان میں بہت سے لفظ اردو زبان سے ملتے ہیں۔ مثلاً آپا۔ ترازو۔ چائے وغیرہ۔

لباس:۔ موجودہ مستعمل لباس مکمل طور پر مغربی طرز کا ہے۔ خواتین سکرٹ بلاؤز اور مرد حضرات پتلون قمیض استعمال کرتے ہیں سردیوں میں مرد اور عورتیں سبھی ٹوپی استعمال کرتے ہیں۔ عورتیں عام طور پر قراقلی کی ٹوپی لمبا کوٹ لمبے بوٹ اور لمبی جرابیں استعمال کرتی ہیں۔ قازقستان کا روایتی لباس کافی پرشوکت اور شاہانہ ہے۔

ذرائع آمد و رفت:۔ جہاز۔ ریل۔ بس اور کار ذریعہ سفر ہیں ملک میں ٢٠ سے زیادہ ہوائی اڈے ہیں۔ بین الاقوامی گاڑیاں بھی چلتی ہیں مگر سست رفتار ہیں۔ شہروں کے اندر بسیں اور ٹرام چلتی ہے۔ الماتا شہر میں زیر زمین ریلوے بھی زیر تعمیر ہے۔

کرنسی:۔ قازقستان کی موجودہ کرنسی 'ٹنگا' کہلاتی ہے۔ ایک۔ تین۔ پانچ۔ دس۔ بیس۔ پچاس۔ سو۔ دو سو اور پانچ سو کے نوٹ زیر گردش ہیں۔ کرنسی کی موجودہ شرح تبادلہ ایک ڈالر کے عوض۔/٥٧ ٹنگے ہے۔

تعلیم و صحت:۔ ہسپتال اور ڈاکٹر وافر ہیں۔ ایمرجنسی میں گھر پر فوری طبی امداد مہیا کی جاتی۔ البتہ جدید ادویہ کی قلت ہے۔ تعلیم کے ذرائع بھی وافر ہیں اور تمام شعبوں میں اعلیٰ تعلیم کا انتظام موجود ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ٢٩٨٦٤

I Mrs. Umi Salmah widow of Ibrahim

پیشہ خانہ داری عمر ٦٣ سال بیعت ١٩٤١ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٢/٩٣-٧-٥ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ١٤٠ مربع میٹر مالیتی۔ ٤٠٠٠٠٠٠ روپے اور حق مہر مبلغ۔ ١٢٥٠٠٠ روپے اس وقت مجھے مبلغ۔ ٤٠٠٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Umi Salmah انڈونیشیا گواہ شد نمبر١ Basyirud Ahmad انڈونیشیا گواہ شد نمبر٢ امیرالدین ولد ابراہیم انڈونیشیا۔

بقیہ صفحہ ٣

حق ہے۔ زندہ قومیں اپنے تاریخ ساز راہنماؤں اور قائدین کے حالات زندگی سے اپنی ہر نئی نسل کو آگاہ رکھتی ہیں لاریب! حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد کے مطابق اگلے ایک ہزار کے سال کے بڑے لوگ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی زندگی پر رشک کریں گے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بقیہ صفحہ ٤

خدمت کرتے کرتے چلی گئیں۔ ہمیں خدمت کا موقع ہی نہیں دیا۔ اس کا ایک بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیکی اور تقویٰ نصیب کرے۔ دین کا خادم بنائے۔ اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازے آمین۔

پابندیٔ وقت کے ساتھ نمازوں کا اہتمام۔ روزے رکھنا۔ رمضان شریف میں عبادت کو بہت زیادہ کر دینا۔ دعائیں کرنا۔ سب کچھ خدا سے مانگنا۔ خدا کی یاد سے ایک لحہ کو بھی غافل نہ ہونا۔ ہر وقت استغفار پڑھنا۔ غریبوں سے بہت محبت سے پیش آنا۔ ان کی بہت عزت کرنا۔ ان کی اس طرح مدد کرنا کہ کانوں کان خبر نہ ہو۔ صدقہ خیرات کرنا۔ وقت ضائع نہ کرنا۔ وقت کی پابندی کرنا۔ کسی کی نیکی کو نہ بھولنا۔ نیکی کرنے میں اور احسان میں پہل کرنا کوشش کر کے احسان کا بدلہ چکانا۔ ہمسائے سے نیک سلوک اور حق ادا کرنا۔ علم حاصل کرنا۔ سچ بولنا۔ ایک دوسرے سے درگزر کرنا۔ محبت اور پیار سے رہنا۔ بڑوں کا ادب کرنا۔ خاص طور پر ماں کا۔ ہر موقع پر صبر کرنا۔ بیماروں کی عیادت کرنا۔ اس کا عملی نمونہ تھے۔ اب میں دعا کے ساتھ ختم کرتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ ان کے پوتے پوتیوں۔ نواسے۔ نواسیوں ساری اولاد کو صراط مستقیم پر چلائے نیکی اور تقویٰ نصیب کرے۔ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ ان سے ایسے کام کروائے جو اس کی خوشنودی کا باعث ہوں۔ اور بزرگوں کی روحوں کی تسکین کا باعث ہوں۔ آمین۔

(میرے بچپن کے دن)

بقیہ صفحہ ٥

جو اس سخت گیر اور مطلق العنان حکومت کی کاسہ لیسی کرتے رہے اور ساتھ ہی لوگوں سے ڈیموکریسی اور انسان حقوق کی پرجوش حمایت بھی کرتے رہے وہ ہمیشہ آگے آگے رہے۔ اور ان میں سے کئی نے سیاست میں رسائی حاصل کر لی اور کچھ نے انڈسٹری میں اور چند ایک نے دونوں میں۔

اگرچہ سندھ کے لوگوں سے وہ واقف نہیں تھے لیکن انہوں نے اپنے مختصر دور میں اس صوبہ کے لوگوں کی زندگی اور آزادی کے لئے کام کیا۔ میرا اپنا تعلق مرحوم جنرل صاحب سے بہت مختصر تھا اور ایک طرح سے اس پر ناکامی کے بادل چھائے رہے تھے۔ لیکن پھر بھی ان میں ایک گونہ خاص بات تھی اور میرے دل میں ان کے لئے محبت کا جذبہ ہے۔ یہ بات ان دوسرے لوگوں کے متعلق نہیں کہی جا سکتی جن کے ہاتھوں میں ان دردناک ایام میں ملک کی باگ ڈور تھی۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ ثمینہ منصورہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد الرحمان شاکر صاحب ربوہ دماغ میں رسولی کے باعث لاہور میں زیر علاج ہیں۔ کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد قاسم صاحب بنگالی ساکن نصرت آباد سٹیٹ ضلع میرپور خاص کی ٹانگ میں بوجہ گرنے کے فریکچر ہو گیا ہے۔ اور آج کل نوابشاہ میں زیر علاج ہیں۔ آپ کو اس سے قبل بھی ہڈیوں کو گودانہ بننے کی تکلیف ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم مظفر احمد بلال صاحب مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی عزیز مسرور احمد کمال کو ایک حادثے کے نتیجہ میں سر پر چوٹ آئی ہے ٹانکے لگے ہیں۔ عزیز کی کامل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبد اللطیف صاحب کپور تھلوی لاہور عرصہ دو ماہ سے کولہے میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

نیز شمیم احمد شاکر لاہور بھی بیمار ہیں دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم مرزا امجد محمود صاحب حال جرمنی ابن مکرم مرزا منظور احمد شاد صاحب کا نکاح عزیزہ امتہ المتین صاحبہ بنت مکرم مرزا اسماعیل بیگ صاحب کے ساتھ بعوض ۵۰۰۰۰ روپیہ حق مہر پر ۲۵۔ دسمبر ۹۴ء کو مکرم ناصر احمد سدھو صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا جس کے بعد رخصتانہ ہوا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے۔

نکاح

○ مکرم ملک عبد الحمید صاحب ناصر ولد مکرم ملک بشیر علی صاحب کنجاہی حال ہمبرگ جرمنی کے نکاح کا اعلان مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر ہمراہ امتہ النور صاحبہ بنت مکرم ناصر خلیل احمد صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۹۵-۱-۲۵ بعد عصر بیت المبارک میں کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

○ مکرم رانا وقار احمد صاحب ابن مکرم رانا نثار احمد صاحب جرمنی کا نکاح مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۹۵ء کو عزیزہ مکرمہ یاسمین سعدیہ بنت مکرم سید شریف احمد سے محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بیت المبارک میں ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ یاسمین مکرم سید احمد صاحب کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کی پڑپوتی ہے۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم طارق احمد صاحب ابن مکرم عبد الاحد صاحب سابق صدر اورنگی ٹاؤن کراچی کو اللہ تعالیٰ نے ۹۴-۹-۲۱ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام "محمد طلحہ" رکھا ہے اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔

بازیافتہ نقدی

○ مکرم عبد الستار صاحب دفتر محافظ خزانہ کو اقصیٰ روڈ ربوہ سے کچھ نقدی ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر لے سکتا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد شریف جٹ سابق مددگار کارکن تحریک جدید ربوہ مورخہ ۹۵-۱-۱۸ کو فضل عمر ہسپتال میں بعمر ۸۲ سال وفات پاگئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کا جنازہ بعد از مغرب بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد ارشد فاروق ریڈیو گرافر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بہنوئی مکرم ڈاکٹر تنویر احمد خواجہ آف سیالکوٹ کو مورخہ ۹۵-۱-۱۵ کو چھت سے گرنے کی وجہ سے سر پر شدید چوٹ لگی جس سے جانبر نہ ہو سکے اور وفات پاگئے۔ ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم عبد الرحیم صاحب عادل بابت ترکہ سیدہ ناصرہ خان صاحبہ)

مکرم عبد الرحیم صاحب عادل مکان نمبر B/1399 وڈاویڑہ اندرون بھاٹی گیٹ لاہور نمبر ۸ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی اہلیہ سیدہ ناصرہ خان صاحبہ، بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر ۱۴/۳ واقعہ محلہ دار العلوم شرقی الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم عبد الرحیم عادل صاحب (خاوند)
۲۔ مکرم عبد الصمد خان طاہر صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم احسان الصمد خان صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرمہ ثمینہ خان صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

فہرست معاونین خصوصی بغرض دعا

○ سال نو کے وعدوں میں سے معاونین خصوصی کے معیار کے وعدے بغرض دعاء حضرت امام جماعت احمدیہ (ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں) کی خدمت میں پیش کئے جارہے ہیں۔ اس میں وہ بچے بھی شامل کئے جارہے ہیں جو کم از کم یکصد روپے کا وعدہ پیش کرتے ہیں اس لئے مقررہ فارم میں اس معیار کے بچے کے وعدہ کے ساتھ "ب" کا نشان ضرور ظاہر کیا جائے۔ یہ فہرست دفتر ہذا کی روایتی فہرست بابت ۲۹۔ رمضان کے علاوہ ہو گی تاکہ نمایاں قربانی کرنے والے مرد و زن و بچگان بھی حضرت صاحب کی دعاؤں سے مستفیض ہو سکیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وقفِ جدید کا نیا سال مبارک ہو

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۶- جنوری ۹۵ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے نئے سال ۱۹۹۵ء کے افتتاح کا اعلان فرمادیا ہے اور اس موقع پر تمام پاکستانی جماعت ہائے احمدیہ نے یہ نہایت پر مسرت نوید۔ نئے سال کی خوشخبری بھی سنی کہ اختتام پذیر ہونے والے سال ۱۹۹۴ء میں وقف جدید کے مالی جہاد کی عالمی دوڑ میں جماعت احمدیہ پاکستان نے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پاکستان کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت اور مستقبل کی مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور خاص طور پر حضرت صاحب نے وقف جدید کے جس عالمگیر کردار اور جن اہداف کی نشان دہی فرمائی ہے خدا کرے کہ وقف جدید کے پاکستانی مجاہدین نئے سال کے دوران بھی اپنے مقام اور اعزاز کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت صاحب کی توقعات پر پورا اتریں اور خدا تعالیٰ کے ان گنت فضلوں کے وارث بنیں۔ اے خدا تو ایسا کر۔

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ پاکستان)

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پاکستان از یکم جولائی ۱۹۹۵ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۸ء

○ جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۹۵-۶-۳۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں ۹۵-۷-۱ تا ۹۸-۶-۳۰ کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۹۵-۴-۱۵ کی **میعاد** مقرر کی جاتی ہے۔ اس **میعاد** کے اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیاء میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جاسکیں۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے۔ جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین وانسپکٹران مال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 31- جنوری-1995ء
سردی کم ہو رہی ہے
درجہ حرارت کم ازکم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت پاکستان نے کشمیری عوام سے اظہار یکجہتی کے لئے ۵- فروری کو ملک گیر ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن پبلک ٹرانسپورٹ چلتی رہے گی- سرکاری تعطیل بھی نہیں ہوگی- وزیراعظم ۴- فروری کو قوم سے خطاب بھی کریں گی- اور اس عام ہڑتال کے موقع پر کشمیری عوام کی قربانیوں اور عزم وحوصلے کو خراج تحسین پیش کریں گی-

○ وفاقی کابینہ نے منشیات کی روک تھام کے لئے انٹی نارکوٹکس آرڈی ننس کی منظوری دے دی ہے- اور پاکستان کو منشیات سے پاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے- کابینہ کی میٹنگ میں انٹی نارکوٹکس فورس اور انٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس کو ضم کرکے ایک ادارہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا- اسی میٹنگ میں خشک سالی کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے حاجی ناصر چٹھہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کی گئی-

○ وائس آف امریکہ کے مطابق پاکستان نے منشیات کے خلاف جو سخت پالیسی اختیار کی ہے وہ امریکہ سے امداد کی بحالی کے لئے آخری کوشش ہے- وائس آف امریکہ نے یہ بھی بتایا ہے کہ پاکستان میں منشیات کی تجارت ملکی معیشت کے پانچ فی صد کے برابر ہے-

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت اپوزیشن کو ہراساں کرنے کے لئے اپنے تمام حربے آزما چکی ہے- لیکن ہم بھی سر پر کفن باندھ کر نکل آئے ہیں اور حکومت کی فسطائیت کا مقابلہ کریں گے- انہوں نے کہا کہ ملک کے استحکام اور جمہوریت کی بقاء کے مسئلے پر ہر شہری پریشان ہے- حکومت کے فیصلوں سے اس کے حامی ارکان بھی ناخوش ہیں- انہوں نے مزید کہا کہ شیخ رشید کو جعلی مقدمے میں الجھایا گیا ہے-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے عارف والا کو ضلع پاک پتن میں شامل کرنے کا اعلان کر دیا- سابق وزیراعظم نواز شریف نے پاک پتن کو ضلع کا درجہ دیا تھا لیکن انہوں نے عارف والا کو اس ضلع میں شامل نہیں کیا تھا- جواب موجودہ وزیر اعلیٰ نے کر دیا ہے- انہوں نے کہا کہ پنجاب حکومت ۳۰ مقامات پر پانی سے بجلی پیدا کرنے کے یونٹ لگائے گی جس کی آمدن سے نہری نظام کی اصلاح کی جائے گی- انہوں نے بتایا کہ نجی شعبہ پنجاب میں سڑکیں تعمیر کرے گا اور دیہات میں مالکانہ حقوق کے تحت بے گھروں کو گھر دیئے جائیں گے اور مزارعوں کو چھ لاکھ ایکڑ زمین دی جائے گی-

○ سندھ ہائی کورٹ نے ۶- جولائی ۱۹۸۸ء کو سائٹ پولیس سٹیشن کراچی کے علاقہ میں پاکستان ائرفورس کے میراج طیارے کی تباہی کے علاقہ میں حکومت پاکستان اور پاکستان ائرفورس کو غفلت کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے اس حادثہ میں ہلاک ہونے والے چھ افراد کے ورثا کو ۷۵ لاکھ روپے ہرجانہ ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے قانونی ماہرین کے مطابق ۱۹۸۵ء میں مہلک حادثاتی ایکٹ کے تحت ہونے والا برصغیر میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا فیصلہ ہے-

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے صدر مملکت سردار فاروق احمد خاں لغاری سے ملاقات کی- وزیراعظم نے صدر مملکت کو اپوزیشن کے خلاف مقدمات کے بارے میں حکومتی موقف سے آگاہ کیا- اس ملاقات میں حلیفوں کی طرف سے اپوزیشن کی حمایت اور سپیکر کے رویہ پر بھی غور کیا گیا-

○ جماعت اسلامی کے امیر و سینیٹر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے خلاف حکومت کی طرف سے قائم کئے جانے والے مقدمات غیر قانونی ہیں- انہوں نے اپنے متعلق کہا کہ اگر حکومت کہے تو میں اپنی گرفتاری دے دوں گا- شیخ رشید کے خلاف کلاشنکوف کا مقدمہ مضحکہ خیز ہے- انہوں نے کہا کہ ملک میں استعماری قوتیں قابض ہونا چاہتی ہیں اور گوادر کی اراضی اومان کو دینا اسی سلسلے کی کڑی ہے- انہوں نے مزید کہا کہ مشنری تعلیمی ادارے مشنریوں کے سپرد کرنا سازش ہے-

○ مسلم لیگ (ن) کے رکن پنجاب اسمبلی غلام فرید چشتی نے وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے پنجاب حکومت کی پالیسیوں کی حمایت کر دی ہے- غلام فرید چشتی نے وزیر اعلیٰ کے اعزاز میں منعقد کی گئی تقریب میں شرکت کی- اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے ان کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ غلام فرید چشتی سے ان کا دیرینہ تعلق ہے-

○ پاکستان مسلم لیگ (ج) کے مرکزی رہنما سیالکوٹ سے رکن قومی اسمبلی چوہدری اختر علی نے قائد حزب اختلاف نواز شریف سے ملاقات کی- جو خوشگوار ماحول میں ہوئی- یہ ملاقات ۳۰ منٹ تک ہوئی اور سیاسی حلقوں نے اسے ایک بڑی سیاسی پیش رفت قرار دیا ہے-

○ محکمہ انکم ٹیکس نے نادہندگان کے خلاف مہم کے دوران چوہدری گروپ کی پھالیہ شوگر ملز سمیت متعدد فیکٹریوں اور اداروں کے بینک اکاؤنٹ منجمد کرکے وہاں ریسیور تعینات کر دیئے ہیں- جبکہ اتفاق گروپ کی میسرز برادرز شوگر ملز سمیت متعدد نادہندگان نے ادائیگی شروع کر دی ہے-

○ صدر مملکت نے اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے وفاقی پبلک سروس کمیشن کو وفاقی محتسب کے دائرہ اختیار سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے- وزارت قانون انصاف و پارلیمانی امور کے نوٹیفکیشن کے مطابق اس حکم کا اطلاق وفاقی پبلک سروس کمیشن کی طرف سے بھرتی کی سفارشات سمیت تمام امور پر ہوگا-

○ لاہور ہائی کورٹ کی مسز جسٹس فخر النساء نے قرار دیا ہے کہ نکاح نامہ میں بیوی کو حق طلاق دیا گیا ہو تو وہ جب چاہے اس حق کو استعمال کر سکتی ہے- مسلم عائلی قوانین کے تحت حاصل طلاق کا حق شیعہ سنی یا کسی بھی مسلک کی عورت استعمال کرکے شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے-

○ جمہوری وطن پارٹی (گجکی گروپ) کے سربراہ سینیٹر منظور گجکی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے بلاوجہ شور سے اومان میں [illegible] کے روزگار خطرے میں پڑے گئے ہیں- انہوں نے کہا کہ حکومت عالمی مالیاتی اداروں کے ماتحت ہے- کوئی بھی جماعت ایسے حالات میں اپنے منشور پر عمل نہیں کر سکتی-

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے لندن سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا ہے کہ اقتدار مافیا نے مہاجروں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا فیصلہ کر لیا ہے-

○ آزاد جموں وکشمیر کے وزیراعظم سردار محمد عبدالقیوم نے چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید سے ملاقات کی اور ان سے حساس معاملات پر تبادلہ خیال کیا-

ضروری اعلان
روف بک ڈپو عنقریب تبدیل ہو کر کچھ عرصہ کیلئے کالج روڈ پر نزد چرغہ ہاؤس منتقل ہو رہی ہے-
احباب نوٹ فرمالیں فون:212297

ضرورت ہے
لبرٹی مارکیٹ میں ٹیبل لیمپوں کی دوکان پر ایک ڈرائیور اور دو سیلز مینوں کی ضرورت ہے- عمر کی کوئی قید نہیں
تنخواہ حسب قابلیت
درخواستیں صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ
ملک عبدالحفیظ
لبرٹی لیمپس گلبرگ پلازا دوکان 48
فرسٹ فلور لبرٹی مارکیٹ لاہور
فون: دوکان 878094 گھر: 7588190
5763008

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر حکیم عبدالحمید اعوان کے فرزند
حکیم احمد صدیق جان کا
...... ماہانہ پروگرام ......
● 5-6-7 تاریخ
مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک فون 906
کوٹھی 14/2 دارالبرکات ربوہ فون 555
● 10-11-12 تاریخ
سیکٹر I 10/2 گلی نمبر 32
اسلام آباد فون 415845
● 15-16 تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والا
● 20 تا 23 تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد 3 کراچی 44
● 25 تا 27 تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی
حضوری باغ روڈ ملتان
باقی دنوں میں: **مطب حمید**
نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے-
گوجرانوالہ فون: 254634
218534 - 219065

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL پینز کیوریٹو سمیل
سے منٹوں میں ختم- آرام نہ آئے تو 24 گھنٹہ میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے- فی شیشی =/20 روپے
اچھے ہومیو پیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع -/10 روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون 771 - 211283 (04524) فیکس 212299 (04524)